محمد اسحاق بھٹی

فتاویٰ عالمگیری اور اس کے مرتبین

فتاویٰ عالمگیری، جسے فتاویٰ ہندیہ کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، مشہور مغل حکمران اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں مرتب کیا گیا اور اسی کے حکم اور سعی و کوشش سے معرضِ تصنیف میں لایا گیا اور پھر اسی کے نام سے منسوب ہوا۔ یہ فتاویٰ اس دور کے معروف علمائے کرام اور مستند فقہائے عظام کی ایک بہت بڑی جماعت نے مرتب کیا تھا۔ فتاویٰ عربی زبان میں ہے اور چھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ مضامین و مندرجات کے اعتبار سے یہ فقہ کی نہایت مفصل کتاب ہے جو مختلف اوقات میں مختلف سائزوں پر زیورِ طبع سے آراستہ ہوتی رہی۔ مطبع نول کشور لکھنؤ اور مطبع المجیدی کانپور سے حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ اور دیگر مطابع سے بڑے اہتمام و انصرام سے اس کی طباعت کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں اس کے ایک حصّہ کا ایک قلمی نسخہ بھی موجود ہے، جس کا نمبر ۸۹۵۲ ہے اور ۱۸۱ اوراق کو محتوی ہے، بہترین خطِ نسخ میں ہے۔ یہ نسخہ اپنے دامنِ صفحات میں مندرجہ ذیل مضامین کو سمیٹے ہوئے ہے:

كتاب الدعوىٰ، كتاب الاقرار، كتاب الصلح، كتاب المضاربة، كتاب الوديعة، كتاب العارية، كتاب الهبة، كتاب الاجارة، كتاب المكاتب، كتاب الولاء، كتاب الاكراه، كتاب الحجر، كتاب المأذون، كتاب الغصب۔

گلستانِ فقہ

واقعہ یہ ہے کہ اسلامی ہند میں فتاویٰ عالمگیری کی ترتیب و تالیف بہت بڑی علمی خدمت ہے جو ایک نیک دل اور صاحبِ علم حکمران کی سعیٔ بلیغ سے اس برصغیر کے فحول علما اور نامور

فقہا کی ایک منظم جماعت کے ہاتھوں انجام دی گئی اور اس اہم کام کا جس انداز سے آغاز ہوا، جس نہج سے یہ مختلف منازل سے گزرا اور پھر جس اسلوب سے یہ تکمیل پذیر ہوا، اس کی مثال نہ صرف یہ برصغیر (پاک و ہند) پیش نہیں کر سکتا، پوری دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ اس کے مرتبین نے بیش آئند مسائل کا ایک دلآویز گلستان سجا دیا ہے اور اس کے صفحات پر مسائلِ گوناگوں کی ایک فکر انگیز فقہی جنت بسا دی ہے۔ اس میں عبادات اور معاملات دونوں پہلوؤں کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے اور ہر مسئلہ کے ہر گوشے کو مستند کتبِ فقہ کے حوالوں سے منقح کیا گیا ہے تشنگی کسی حصے میں بھی حتی الامکان باقی نہیں رہنے دی گئی۔

ان سطور میں ہم اپنی محدود علمی استعداد اور قلیل بضاعتِ معلومات کے مطابق، اس فتاویٰ کے بارے میں ان شاء اللہ درج ذیل امور پر اظہارِ خیال کریں گے:

- فتاویٰ کے مشمولات و مضامین۔
- اس کی علمی و فقہی اہمیت۔
- حصۂ عبادات اور حصۂ معاملات۔
- فتاویٰ کی خصوصیات۔
- فتاویٰ کی تصنیف کے اصل محرک و ساعی — اورنگ زیب عالمگیر — کا ذوقِ علمی۔
- اس کے مرتبین کے حالات۔
- اس کے ترجمے اور مترجمین۔
- ان کتابوں کا تعارف، جن سے اس کی ترتیب میں استفادہ کیا گیا۔

عین ممکن ہے بعض چیزیں ہماری رسائی فہم سے بالا ہوں یا اس سلسلے کی کچھ باتیں ہمارے ذہن کی گرفت میں نہ آسکی ہوں اور معزز قارئین کچھ تشنگی محسوس کریں اور "ھل من مزید" کے طالب ہوں تو اس کے متعلق ہم اہلِ علم کے بابِ عالی پہ دستک دیں گے کہ از راہِ کرم وہ اس طرف عنانِ توجہ مبذول فرمائیں اور اس موضوع سے متعلق دلچسپی رکھنے والے حضرات کی سیرابیِ ذہن کا مزید سامان فراہم کریں۔ نیز اس راقم السطور کی غلطیوں کی نشاندہی فرما کر اس عاجز کو شکریہ کا موقع دیں اور خواندگانِ محترم کی بھی صحیح علمی راہنمائی کریں۔

مشمولات ومضامین

فتاویٰ عالمگیری جن مضامین ومشمولات پر محیط ہے اس کی فہرست یہ ہے :

کتاب الطہارۃ ، کتاب الصلوٰۃ ، کتاب الزکوٰۃ ، کتاب الصوم ، کتاب الحج ، کتاب النکاح ، کتاب الرضاع ، کتاب الطلاق ، کتاب العتاق ، کتاب الایمان ، کتاب الحدود ، کتاب السرقۃ ، کتاب السیر ، کتاب اللقیط ، کتاب اللقطۃ ، کتاب الاباق کتاب المفقود ، کتاب الشرکۃ ، کتاب الوقف ، کتاب البیوع ، کتاب الصرف کتاب الکفالۃ ، کتاب الحوالۃ ، کتاب ادب القاضی ، کتاب الشہادات ، کتاب الرجوع عن الشہادۃ - کتاب الوکالۃ ، کتاب الدعویٰ ، کتاب الاقرار ، کتاب الصلح ، کتاب المضاربۃ ، کتاب الودیعۃ ، کتاب العاریۃ ، کتاب الہبۃ ، کتاب الاجارۃ ، کتاب المکاتب ، کتاب الولاء ، کتاب الاکراہ ، کتاب الحجر ، کتاب المأذون ، کتاب الغصب ، کتاب الشفعۃ ، کتاب القسمۃ ، کتاب المزارعۃ ، کتاب المعاملۃ کتاب الذبائح ، کتاب الاضحیۃ ، کتاب الکراھیۃ ، کتاب التحری ، کتاب احیاء الموات ، کتاب الشرب ، کتاب الاشربۃ ، کتاب الصید ، کتاب الرھن ، کتاب الجنایات ، کتاب الوصایا ، کتاب المحاضر والسجلات ، کتاب الشروط ، کتاب الحیل ، کتاب الخنثیٰ ، مسائل شتّٰی ، کتاب الفرائض -

یہ وہ موٹے موٹے عنوانات ہیں ، جو دیگر کتب حدیث وفقہ کی طرح "کتاب" کے لفظ سے بیان کیے گئے ہیں - ان میں سے سوائے کتاب اللقیط ، کتاب اللقطہ ، کتاب الاباق اور کتاب المفقود کے باقی تمام عنوانات میں الگ الگ "باب" مقرر کیے گئے ہیں اور ہر باب میں "فصل" کے تحت کچھ ضمنی عنوانات قائم کرکے مسئلہ زیر بحث سے متعلق بہت سے ضمنی مسائل کی وضاحت کی گئی ہے - مثلاً کتاب الطہارۃ سات ابواب پر مشتمل ہے جنھیں باب اول ، باب ثانی ، باب ثالث ، باب رابع کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے ، پھر ہر باب کے تحت کچھ فصول ہیں ، جنھیں فصل اوّل ، فصل دوم ، فصل سوم کے عنوان سے لکھا گیا ہے - زیادہ واضح الفاظ

باب اوّل ۔ وضو کے بیان میں ۔
فصل اول ۔ فرائضِ وضو کے بیان میں ۔
فصل دوم ۔ وضو کی سنتوں کے بیان میں ۔
فصل سوم ۔ مستحباتِ وضو کے بیان میں ۔
پھر :
باب دوم ۔ غسل کے بیان میں ۔
فصل اوّل ۔ غسل کے فرضوں میں
فصل دوم ۔ غسل کی سنتوں میں ۔
فصل سوم ۔ ان چیزوں کے بیان میں جن میں غسل واجب ہوتا ہے ۔

کچھ مقامات ایسے بھی ہیں، جہاں باب اوّل ، باب دوم ، باب سوم ہی لکھے گئے ہیں ۔ ان کے تحت "فصل" کا لفظ یا تو بالکل نہیں ہے یا بہت کم ہے ۔ مثلاً "کتاب القاضی" کا انداز یہ ہے :

پہلا باب ۔ ادب و قضا کے معنی اور اس کے اقسام و شرائط کے بیان میں ۔
دوسرا باب ۔ منصبِ قضا اختیار کرنے کے بیان میں ۔
تیسرا باب ۔ دلائل پر عمل کرنے کی ترغیب ۔
چوتھا باب ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے زمانے میں صحابہ کرام اجتہاد کرتے تھے یا نہیں ۔ اس میں علما کا اختلاف
پانچواں باب ۔ قاضی کے تقرر اور اس کی معزولی کے بیان میں ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

فتاویٰ عالمگیری میں اس بات کا تقریباً التزام کیا گیا ہے کہ ہر "کتاب" کے شروع میں اس مسئلہ کے معنی و مطلب کی وضاحت کی گئی ہے ، مثلاً کتاب الحوالہ، کتاب الشہادات ، یا کتاب الوکالہ وغیرہ سب کے آغاز میں اس کی ضروری تصریح کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ حوالہ کے کیا معنی ہیں ۔ شہادت کا کیا مطلب ہے اور وکالہ کسے کہتے ہیں ۔

فتاویٰ کی فقہی اہمیت

فتاویٰ عالمگیری فقہ حنفی پر مشتمل ہے اور اس مسلک کی ایک ضخیم اور مفصل کتاب ہے۔ فقہی اعتبار سے اس کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جو مسائل بیان کیے گئے ہیں وہ یا تو راجح اور مفتیٰ بہ ہیں یا ظاہر الروایت کے ہیں یعنی فقہ حنفی کی ان چھ معروف کتابوں سے ماخوذ ہیں، جو امام محمد رحمہ اللہ کی تصنیف ہیں اور جو ظاہر الروایت میں گردانی جاتی ہیں۔ وہ ہیں، جامع الکبیر، جامع الصغیر، المبسوط، الزیادات، السیر الکبیر، اور السیر الصغیر۔ یہ کتابیں علمائے فقہ میں بجا طور پر عظیم اہمیت کی حامل ہیں اور فقہ حنفی کی رفیع الشان عمارت انہی کتابوں کی بنیاد پر استوار ہے۔

اس کی فقہی اہمیت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ فقہ کی تمام اہم اور قابلِ ذکر کتابوں کا نچوڑ ہے اور اس کے مآخذ و مراجع فقہ میں بڑی وقعت کے مالک ہیں۔

مآخذ

فتاویٰ عالمگیری کے مآخذ یہ ہیں:

الوافی، الکافی، خزانۃ الفقہ (از امام ابو اللیث م ۳۸۳ھ)۔ الملتقط، الزاد، الفتاویٰ الغیاثیہ، شرح المنیۃ (للعجمی)، الفتاویٰ الحجہ، فتاویٰ برھانیہ، فتاویٰ تاتارخانیہ (از عالم بن العلا)، منیۃ المصلی، کنز الدقائق، ھدایہ (از برہان الدین مرغینانی) شرح طحاوی، الذخیرۃ العقبیٰ، شرح منیۃ المصلی، المضمرات یا جامع المضمرات، البدائع، المغنی، عینی شرح ھدایہ، الخلاصہ، القراکف الزاھدی (از ابو الرجاء مختار بن محمود، متوفی ۶۵۸ھ)، الظہیریہ (از ظہیر الدین بخاری متوفی ۶۱۹ھ)، المحیط (اس نام کی دو کتابیں ہیں ایک المحیط الربانی، جو برہان الدین صدر الشریعۃ کی تصنیف ہے۔ دوسری المحیط السرخسی کی تالیف ہے) طحاوی، فتاویٰ قاضیخان، شرح وقایہ، التبیین (امام نسفی) المحیطین (غالباً اس سے المحیط البرہانی اور المحیط السرخسی مراد ہے)، السراج الوہاج، الفتح القدیر (ابن الہمام) البحر الرائق، الجامع الصغیر (از امام محمدؒ)، الجامع الوجیز (کردری ۸۱۲ھ) الیتیمۃ، فتاویٰ سراجیہ (از اوشی الفرغانی۔ سال تصنیف ۵۶۹ء) الاختیار فی شرح المختار

کفایہ شرح ہدایہ (از جلال الدین خوارزمی) الجوہرۃ النیرۃ شرح قدوری از ابوبکر الحدادی ۸۰۰ھ) القنیۃ المنیہ (از نجم الدین الزاہدی القرغینی ۶۵۸ھ) المحیط السرخسی، النہر الفائق، المبسوط (امام سرخسی)، الشمنی (از تقی الدین الشمنی متوفی ۸۷۲ھ)، فتاویٰ شیخ الاسلام المعروف بہ خواہرزادہ، شرح المبسوط، العتابیہ، خزانۃ المفتیین از امام حسین بن محمد السمنقانی ۷۴۰ھ)، عینی شرح کنز، المفید والمزید، شرح منیہ (از ابن امیر الحاج)، خزانۃ الفتاویٰ (از احمد بن محمد الحنفی صاحب مجمع الفتاوی)، الاسرار فی الاصول والفروع (از ابوزید عبیداللہ بن عمر الدبوسی متوفی ۴۳۰ھ)، شرح الزیادات، شرح النقایہ (از شیخ ابو المکارم)، الصغریٰ، شرح المجمع (از ابن الملک)، التجنیس صاحب ہدایہ، الفتاویٰ العتابیہ المعروف بجامع الفتاویٰ، الفتاویٰ الولوالجیہ فتاویٰ امام کرخی، الفتاوی الکبریٰ (از حسام الدین عمر بن عبد العزیز۔ متوفی ۵۳۶ھ) الفتاوی الصغریٰ (از حسام الدین عمر بن عبد العزیز۔ متوفی ۵۳۶ھ)، الفتاویٰ الغرائب، فتاویٰ الشم ثاقی، فتاویٰ عتابیہ (از ابو نصر عتابی)، فتاویٰ قاضی خانی، الحیرہ فیہ یا فتاویٰ آہو، مختار الفتاویٰ (از ابو الفضل مجد الدین الموصلی۔ متوفی ۶۸۳ھ)، النصاب، الکبریٰ، التنویر شرح تلخیص جامع الصغیر العنایۃ شرح الہدایہ، شرح تلخیص جامع الکبیر، شرح کتاب الاستحسان (کتاب الاستحسان ثمنی کی ہے اس کے شارح شمس الائمہ حلوانی ہیں)، فتاویٰ ابی الفتح (از مجد الدین ابو الفتح متوفی ۶۳۲ھ)، فتاویٰ الخجندی، فتاویٰ رشید الدین، فتاویٰ نسفی، فتاویٰ فضلی، شرح الزیادات للعتابی (از ابو القاسم احمد بن محمد العتابی۔ متوفی ۵۸۶ھ) الاسعاف (برہان الدین ابراہیم بن ابوبکر الطرابلسی متوفی ۹۲۲ھ۔ یہ کتاب اوقاف کے مسائل وجزئیات کا مجموعہ ہے)، المستصفیٰ شرح ادب القاضی، ہدایہ، نوادر ابن سماعہ، الواقعات الحسامیہ، فوائد نظام الدین، کتاب رزین، البحر الزاخر، فصول الاستروشنی (از امام مجد الدین ابو الفتح متوفی ۶۳۲ھ) فوائد العلامہ شیخ الاسلام برہان الدین، شرح المبسوط، شرح منیہ، قدوری ینابیع یعنی ینابیع الاحکام۔ از اسفرائینی) شاہان شرح ہدایہ، شرح مقدمۃ ابی اللیث المحیط السرخسی، وقایہ، المصفی، النقایہ، التہذیب از شیخ احمد القلانسی)، خانیہ جامع الجوامع، جواہر الاخلاطی، الحصیر، البرجندی، غایۃ البیان شرح ہدایہ

القرة العیون، مختارات النوازل (از صاحب الہدایہ)، الغایۃ السروجی۔ شرح ہدایہ (از ابوالعباس احمد بن ابراہیم السروجی)، شرح نقایہ برجندی، المنتقی، الواقعات، المجتبیٰ، التحریر شرح جامع الکبیر للحصیری (از جمال الدین محمود بن احمد البخاری المعروف بہ الحصیری متوفی ۶۳۶ھ) البقالی، ملخص المحیط، الفصول العمادیہ۔ (از جمال الدین بن عماد الدین الحنفی)، الحاوی المقدسی (از قاضی جمال الدین احمد بن محمد متوفی ۵۹۳ھ یا ۶۰۰ھ) النفقات، کفایہ شرح ہدایہ (از جلال الدین خوارزمی)، الصباح شرح طحاوی، الذخیرۃ العقبی، شرح منیۃ المصلی، کنز الدقائق، النہایہ۔

خصوصیات

فتاویٰ عالمگیری اپنے اندر کچھ خصوصیات رکھتا ہے اور چند ایسے اوصاف کا حامل ہے جو فقہ کی دوسری کتابوں میں نہیں پائے جاتے۔

اس کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف ایک شخص یا دو چار علما کی علمی کوششوں کا نتیجہ نہیں، بلکہ یہ علمائے دین اور فقہائے کرام کی ایک بہت بڑی جماعت کی مساعی جمیلہ سے معرض تصنیف میں آیا ۔ عالمگیر نے جن علمائے کرام کو اس کی ترتیب و تالیف کے لیے منتخب کیا، وہ یہی نہیں کہ اُس دور کے علمی میدان میں اپنا حریف نہ رکھتے تھے بلکہ زہد و تقویٰ اور تدین و پارسائی میں بھی ان کا مقام بلند تھا۔ انھوں نے کمال محنت اور بدرجۂ غایت عرق ریزی سے یہ اہم فریضہ انجام دیا۔ اور چونکہ یہ علمائے فقہ کی ایک پوری جماعت کی تگ و تازِ علمی کا نتیجہ ہے، اس لیے اس میں فقہی اعتبار سے غلطی کا امکان بہت کم ہے۔

اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اسلامی ہندوستان میں علم فقہ کی یہ پہلی مفصل و مبسوط کتاب ہے، جو ایک دیندار بادشاہ کی ذاتی سعی و محنت سے لکھی گئی اور اس پر عمل کی مستحکم دیواریں استوار کی گئیں۔ اور پھر یہ کتاب کئی بار کتابت و طباعت کی منزلوں سے گزری، فارسی اور اردو زبانوں میں اس کے ترجمے بھی کیے گئے، تاکہ اس کے مضامین و مندرجات سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہو سکیں۔ اس کے علاوہ بھی مختلف حکمرانوں کے دور میں فقہا نے فتاوے ترتیب دیے۔ اور ان حکمرانوں کے نام منسوب کیے لیکن یا تو وہ ایک "قلمی کتاب" سے آگے کی منزل کو نہ پہنچ سکے۔

حاصل کر سکا، لیکن فتاویٰ عالمگیری سب پر فوقیت لے گیا اور علمی دنیا میں ایک اونچے مقام پر سرفراز ہوگیا۔

اس کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس میں فقط حصۂ عبادات کو ہی اہمیت نہیں دی گئی۔ اس کا حصۂ معاملات بھی بہت سی ضروری تفصیلات اور جزئیات پر مشتمل ہے اور نہایت اہم مسائل پر محیط ہے۔

چوتھی اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہر مسئلہ کے مآخذ کا حوالہ دیا گیا ہے اور اگر اصل کتاب (جس کا حوالہ دیا گیا ہے) سامنے نہیں ہے اور مسئلہ دوسری کتاب سے نقل کیا گیا ہے تو "ناقلاً عن فلاں" کا لفظ لکھ کر اصل مآخذ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

بہر حال کتاب اپنے مآخذ اور خصوصیاتِ گوناگوں کے اعتبار سے نہایت شاندار ہے۔

(باقی آئندہ)

سرگزشتِ غزالی : مولانا محمد حنیف ندوی

عربی میں ایک مشہور کتاب "المنقذ من الضلال" ہے جس میں امام نے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ انھوں نے عام تعلیم و تعلم کی پر شکوہ زندگی کو چھوڑ کر تلاشِ حقیقت کی صبر آزما اور کٹھن راہ کیوں اختیار کی۔ جبہ و عبا اور مسندِ درس سے کیوں دست کش ہوئے کیوں بادیہ پیمائی کی۔ کس طرح دنیا سے دل بیزار ہوا۔ اور تصوف کے لیے لگن پیدا ہوئی۔ دنیا کی کیا حقیقت ہے۔ علوم دنیا کی کیا قدر و قیمت ہے اور کس حد تک قلب و روح کی تشنگی ان سے دور ہوتی ہے۔

اس کتاب کا مغرب کی متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ فاضل مترجم نے اسے اردو کے دلکش قالب میں پیش کیا ہے۔ مقدمہ میں ان کے فلسفۂ تعلیل کی مفصل اور حکیمانہ تشریح کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ غزالی نے کیونکر ہیوم سے بہت پہلے نظریۂ تعلیل کی خامیوں کو بھانپ لیا تھا۔

صفحات : ۲۰۰ قیمت : ۵۰ — ۵ روپے

ملنے کا پتہ : ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور